السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جولائی 1996ء شمارہ نمبر 27 میں آپ کا ایک فتویٰ شائع ہوا تھا جس میں آپ نے بیعت کو بدعت قرار دیا ہے اب نہ تو کسی نبی آنا ہے اور نہ اب کوئی خلیفہ ہے آج کے دور نا گوار میں ایک اکیلا آدمی برائیوں کے طوفا 19 ن کے سامنے کیسے سینہ تان کے کھڑا ہو سکتا ہے ؟ اس کے لیے ایک بڑی جماعت کی ضرورت ہے جو کہ برائیوں کی روک تھام کر سکے کسی جماعت میں امیر جماعت کی بیعت کے بغیر ڈسپلن قائم ہونا ممکن نہیں تنظیم اسلامی کا ڈسپلن بیعت امیر پر قائم ہے اگر بیعت بدعت ہے پھر تو دنیا میں اسلام کبھی نہیں آسکتا اس کے علاوہ شاہ اسماعیل شہید نے بھی سید احمد شہید کی بیعت کی تھی ۔ اس لیے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ جواب دیں کہ پھر بیعت کے بغیر (جو کہ آپ کے فتوی کی روشنی میں بدعت ہے) ایک اکیلا آدمی کیا کرے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواباً عرض ہے کہ ایک سوال کے جواب میں میں نے مطلق بیعت کو بدعت قرار نہیں دیا تھا بلکہ پیری مریدی اور حزبی اسراری مروجہ بیعت کو بدعت قرار دیا تھا شریعت میں اس کا کوئی وجود نہیں ۔

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم مقام حیثیت خلیفہ کی بیعت کا تعلق ہے سو یہ برحق ہے بطور مثال میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ آج کے دور انحطاط میں سعودی سربراہ حکومت کی بیعت ممکن ہے کیوں کہ وہاں کسی نہ کسی انداز میں شریعت الٰہیہ کا نفاذ ہے جزیرہ عرب میں جب ملک عبد العزیز حکومت پر متمکن ہوئے تو اس زمانہ میں ہندوستان کے کئی ایک اہل علم ان سے بیعت ہوئے تھے اس بات کا تذکرہ بالصراحۃ سعودی تاریخ میں موجود ہے باقی شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے جو سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی تھی تو یہ بحیثیت حاکم تھی اس کے عملی ظہور پر تاریخ شاہد ہے اس کے انکار کی چنداں گنجائش نہیں تاہم بلا ریب ہمارے ہاں بعض مدعیان عمل بالحدیث پیری مریدی جیسی بیعت کے تساہلات کا شکار رہیں لیکن اس کو جواز کی دلیل بنا کر پیش کرنا کسی طور صحیح نہیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول (الاعتصام فی ذم البدع (1/33) للشاطبی) مشہور ہے "جو شے عہد نبوت میں دین تھی وہ آج بھی دین ہے اور جو اس وقت دین نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی اور شخص دین میں بدعت ایجاد کرتا ہے دراصل اس کا زعم باطل یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام رسانی میں خیانت کی ہے ۔" جب کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الیَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ۚ فَمَنِ اضطُرَّ فى مَخمَصَةٍ غَيرَ مُتَجانِفٍ لِإِثمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٣ ... سورة المائدة

نیز فرمایا :

يـٰأَيُّهَا الرَّسولُ بَلِّغ ما أُنزِلَ إِلَيكَ مِن رَبِّكَ ۖ وَإِن لَم تَفعَل فَما بَلَّغتَ رِسالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعصِمُكَ مِنَ النّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لا يَهدِى القَومَ الكـٰفِرينَ ٦٧ ... سورة المائدة

پھر گناہوں سے پاکیزہ عملی زندگی کو سنوارنے کے لیے بیعت کو بطور شرط قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعی عہد پر اگر غور وحوض کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اہم مواقع پر بیعت لی ہے جب کہ عام حالات میں مجرد عہد وپیمان کو کافی سمجھا گیا حتی کہ نئے مسلمان ہونے والے کے لیے بھی اوبسا اوقات فعل بیعت کو ضروری نہیں سمجھا گیا قصہ ثمامۃ بن اثال اس امر کی واضح مثال ہے لہذا بندے کو چاہیے کہ عملی زندگی کو سدھارنے کے لیے تعلق باللہ پر انحصار کر کے اس کو مضبوط تر بنانے کی ہر لحہ سعی کرتا رہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص775

محدث فتویٰ